کیا تبلیغ ضروری ہے؟ کی

تیسری تقریر سلسلۂ تبلیغ

تبلیغ کی ضرورت

تقریر فرمودہ:- حضرت مولانا ابراہیم احمد صاحب مظاہریؒ

صدر مرکزی جمیعۃ العلماء

دفتر جمیعۃ العلماء برما، رنگون میں علماء کے

ایک اجتماع کو خطاب

۱۳ محرم الحرام سنہ ۸۲ھ ——— ۱۷ جون سنہ ۶۲ء بروز اتوار

ملنے کا پتہ

مکتبہ حبیبیہ، مقام پوسٹ تراج، وایا پلسانہ ضلع سورت (گجرات)

(۱) کیا "تبلیغی جماعت" کی کوئی بڑی کرامت ہے ؟

(۲) علماء کیلئے تبلیغی کام کیوں ضروری ہے، اور اس سے عوام اور تبلیغ کو کیا نفع ہو سکتا ہے ؟

(۳) تبلیغ سے فرار کے کیا اسباب ہیں، اور اس سے رابطہ قائم کرنے کے لئے کیا کیا تدابیر ہیں ؟

(۴) طلباء کو تبلیغی جماعت سے کیا فائدہ ہوگا ؟

مندرجہ بالا امور معلوم کرنے کے لئے تقریر کا مطالعہ کیجئے

تبلیغ کی ضرورت

حضرت مولانا ابراھیم احمد صاحب مظاہری رح
مؤرخہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ ۱۷ جون ۱۹۶۲ء
بروز اتوار، دفتر جمیعۃ العلماء برما رنگون میں
علماء کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے
مرکزی جمیعۃ علماء کے صدر مولانا ابراھیم
احمد صاحب مظاھری نے حسب ذیل
تقریر کی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرات علمائے کرام!

آج آپ سب حضرات کو یہاں جمع کرنے اور تکلیف دینے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے جاری کردہ طریقۂ تبلیغ اور تبلیغی جماعت کے بارے میں چند باتیں عرض کردں۔

تبلیغی جماعت کی ابتدا اور ترقی

آپ حضرات جانتے ہیں کہ ہم نے اور آپ سب نے اپنے زمانۂ طالب علمی میں بھی دیکھا ہے کہ تبلیغی جماعت کی ابتدا، کیسے ہوئی؟ اور حضرت مولانا الیاسؒ نے کس مقصد اور کس نوعیت سے اس کام کو شروع کیا؟ اور آج بھی آپ سب حضرات واقف ہوں گے کہ خدا کے مخلص اور برگزیدہ بندوں کی یہ جماعت کس طرح مشرق و مغرب، پورب و پچھم اور دنیا کے طول و عرض میں پھیل رہی ہے، اور کس تیزی سے چار براعظموں میں ایمان کو تازہ کرنے کے لئے یہ تحریک مقبول ہوئی جا رہی ہے! خدا کے فضل و کرم سے ہمارے ملک میں بھی یہ کام نہایت اچھے طریقے سے ہو رہا ہے، اور اس کام کو سمجھنے والے اور کرنے والے اور دلچسپی لینے والے دن بدن زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ میں خود اور ہماری جماعت کے دوسرے علماء کرام بھی کبھی کبھی ان اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں اور ان کی نصرت، اعانت اور ان کی ترقی کے لئے دعاؤں میں حصّہ لیتے رہتے ہیں۔ اگرچہ تحریک میں علماء برما کی شرکت کا مقصد یہ نہیں ہے پھر بھی تھوڑا بہت ضرور ہے اور یقیناً ان کو دلچسپی ہے۔

تین ضروری باتیں

حضرات! مجھے یہ کہنے دیجئے کہ سالہا سال سے میرا یہی خیال تھا، لیکن گذشتہ دنوں بعض ایسی باتیں پیش آئیں جس کی وجہ سے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ حضرات کو تکلیف دوں، اور تبلیغی جماعت کے سلسلے میں کچھ عرض کردوں

تبلیغی جماعت کے بارے میں تین باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں :-

(۱) تبلیغی جماعت کے بارے میں ذہن صاف ہونا چاہیئے، اور اس کام کو دین کا نہایت اہم اور عظیم الشان کام سمجھ کر اس سے پوری طرح دلچسپی لینی چاہیئے، اور دوسرے لوگوں کا ذہن بھی اس کے لئے ہموار کرنا چاہیئے۔

(۲) زبانی طور پر اپنے دوستوں، ساتھیوں، شاگردوں اور محبت رکھنے والوں کو دعوت دینی چاہیئے کہ وہ اس کام میں حصہ لیں اور کچھ وقت صرف کریں تاکہ خود ان کی بھی اصلاح ہو، اور دوسروں کے لئے بھی اصلاح کا ذریعہ اور نمونہ بن سکیں۔

(۳) علمائے کرام کو خود بھی وقتاً فوقتاً اس کام میں حصہ لینا چاہیئے، اس طرح کہ دوسرے دینی مشاغل کا بھی حرج نہ ہو، اپنے آرام اور فرصت کے وقت کو اس میں صرف کرنا چاہیئے، اور اگر ممکن ہو تو اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ وقت کی قربانی دینی چاہیئے۔

خاص کر وہ علماء جو ابھی ابھی فارغ ہوئے ہیں اُن کو نہایت دلچسپی اور انہماک اور پورا وقت دے کر اس تحریک میں لگنا چاہیئے، اسی طرح وہ طلباء، جو عربی مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اسی طرح اُن کو فرصت کے اوقات میں اُن کی شرکت ضروری قرار دینی چاہیئے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

تبلیغ سے ہماری دوری

حضرات! مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنے دیجئے کہ "تبلیغی جماعت" کے بارے میں علماء کا ذہن صاف نہیں ہے، اور اپنے علم و دانش کے باوجود بھی اس عظیم کام کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور دلچسپی نہیں لیتے، یہ بات مجھ پر اس وقت آشکارا ہوئی جبکہ گزشتہ دنوں ہندوستان کی تبلیغی جماعت کے معزّز اور سرگرم کارکن جناب .... صاحب رنگون تشریف لائے، اس وقت انھوں نے مختلف طبقات کے سامنے جس طرح تبلیغی تحریک کو پیش کیا، اس طرح علماء کو بھی آپ نے دعوت دی، اس وقت ہماری جماعت کے بعض علماء ایسے تھے جنھوں نے اس تحریک سے بُعد اور بیگانگی ظاہر فرمائی۔

جمعیۃ العلماء کے ایک بڑے رکن جو اتفاق سے آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے انھوں نے تبلیغی تحریک کو تعلیم دین کے لئے خارج[1] یا اس کو افراط[2] وتفریط کا مصداق قرار دیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے پاس بھی اس قسم کا عریضہ تحریر فرمایا، جس کا جواب حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب ادام اللہ برکاتہم نے تحریر فرمایا تھا، ان دونوں خطوط کی نقلیں سائیکلو اسٹائل کرا کر آج کے اجتماع میں تقسیم کرا چکا ہوں، اسی طرح بعض نوجوان علماء کو دیکھا کہ تبلیغی جماعت سے

---

[1] نقصان دہ [2] حد سے بڑھا ہوا اور گھٹا ہوا

وہ پہلے دلچسپی لیتے تھے، لیکن آج کل بالکل کنارہ کش اور علیحدہ ہوچکے ہیں، اس کی وجہ انھوں نے مقامی تبلیغی جماعت کے بعض افراد کی غلطیاں بتلائیں۔

بڑی کرامت

اسی طرح حال ہی میں ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ جب میں اپنے یہاں کے ایک بڑے عالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا۔ اس کے ساتھ ایک بچہ تھا، اور اس نے بتلایا کہ اس کا بچہ کچھ آسیب زدہ ہے، اس کے لئے تعویذ دیا جائے، یہ شخص دیکھنے میں نہایت متواضع اور غریب نظر آرہا تھا، ان عالم صاحب نے بات چیت کے درمیان انھیں پہچان لیا اور پوچھا کہ تم دین محمد تو نہیں ہو؟ اس نے اثبات[۱] میں جواب دیا، اس کے بعد وہ عالم صاحب مجھ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ یہ نومسلم ہے، اور پہلے ڈاڑھی نہیں رکھتا تھا، اور اب یہ تبلیغی جماعت میں شامل ہے، اور تبلیغی جماعت کے ساتھ مانڈلے پیدل بھی روانہ ہوا تھا، چونکہ اب ڈاڑھی رکھ لی ہے اور کرتہ بھی لمبا پہننے لگ گیا ہے، اس کی وجہ سے ان کو نہیں پہچان سکا، میں نے برجستہ ان عالم صاحب سے کہا کہ "اب بھی آپ تبلیغی جماعت کی کرامت کے قائل نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ جب ایک شخص اس تحریک میں داخل ہوتا ہے تو ڈاڑھی رکھ لیتا ہے، نماز کا پابند بن جاتا ہے، اسلامی اخلاق پیدا ہوجاتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوسکتی ہے تبلیغی جماعت کی؟

---

[۱] اقرار

اس نے ایک شخص کی زندگی ہی بدل ڈالی، بلکہ اس کے باطن کی طرح اس کا ظاہر بھی بدل ڈالا ہے، کیا یہ معمولی کام ہے؟

کیا ہم اور آپ یہ کام اس قدر جلد اور آسانی سے کر سکتے ہیں؟ کیا زندگی کے لئے یہ معمولی انقلاب ہے؟ اگر ان ظاہر کامیابیوں کو دیکھ کر بھی آپ اس کے قائل نہ ہوں تو کب قائل ہوں گے؟ تبلیغی جماعت نے تو ایسے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کی زندگیاں بدل ڈالیں، اس وقت ایسی لاکھوں زندگیاں ہیں جو دین کے کاموں میں لگی ہوئی ہیں، روزانہ لاکھوں انسان اس کام کے لئے حرکت کر رہے ہیں، یہ ایک عجیب و اعیانہ زندگی ہے، جس نے نہ صرف باطن کو بدلا بلکہ ظاہر کو بھی بدل دیا۔"

وہ عالم صاحب کہنے لگے کہ "یہ شخص کام کاج چھوڑ کر تبلیغ میں نکل گیا، اور انھوں نے گھر بار کے اخراجات کا انتظام بھی نہیں کیا یہ افراط و تفریط نہیں تو پھر اور کیا ہے"؟

میں نے کہا کہ "اس کا بھی ذمہ دار کوئی نہ کوئی ہوا ہوگا؟ اور اگر نہیں ہوا تو مقامی تبلیغی جماعت سے آپ کو دریافت کرنا چاہیے اور شک کو رفع کر لینا چاہئے، لیکن اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ کسی فرد کی غلطی ہوئی ہے تب بھی ایک فرد کی غلطی سے آپ اس تحریک کو کیسے غلط کہہ سکتے ہیں؟ - کیا ایک فرد کا اچھا ہو جانے سے تحریک کو صحیح کہہ سکتے ہیں؟

تبلیغ سے فرار کی دوسری وجہ

ہمارے علماء میں اس قسم کی دوسری مثالیں بھی ہیں جن میں

شک، ریب، تذبذب، انکار اور فرار کی ذہنیت پائی جاتی ہیں، بعضوں میں قربانی دینے کی، محنت کرنے اور وقت لگانے سے گریز کے جذبات بھی پائے جاتے ہیں۔

بعضوں میں مضحکہ خیز حد تک فرار کی ذہنیت پائی گئیں تو وہ یہ کہنے لگے کہ آج اگر ہم اس تبلیغی تحریک میں شامل ہو گئے تو ہماری بے عزتی ہو گی، کیونکہ اب تک علماء نے اس تحریک میں پورے طور پر حصّہ نہیں لیا، میرے خیال میں اس قسم کی غلطی ہے جس کی قرآن نے نشاندہی کی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ[1]

حالانکہ اس معاملہ میں ہرگز جھوٹے اعترافوں کا خیال نہیں کرنا چاہیئے!

سمّ قاتل

حضرات علماء کرام!

سب سے زیادہ ماتم کی چیز یہ ہے کہ ہم اس کام کے لئے اپنی تعلیم اور تدریس، ترجمہ وتالیف، قرآن کی تفسیر اور جمعیۃ العلماء کے دوسرے مشاغل کی وجہ سے وقت کم دے سکتے تو اتنی بڑی بات نہ تھی، لیکن اس تحریک سے انکار اور فرار ہمارے لئے سمّ قاتل[2] ہے، یہ تحریک ہمارے اکابر نے جاری کی ہے جس کا مشاہدہ ہم شب و روز کرتے ہیں، جو آج بھی اپنی سچائی کی وجہ سے دنیا کے طول وعرض میں

---

۱ ترجمہ:- جب ان سے اللہ سے ڈرنے کے بارے میں کہا جاتا ہے تو انھیں اپنی عزت کے چلے جانے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ۲ ہلاک کرنے والی

پھیلتی جارہی ہے، آج بھی ہمارے واجب الاحترام اساتذہ اس کی سرپرستی کررہے ہیں، اور اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔

چند اہم مشورے

آج اس تحریک کو جو حضرات چلا رہے ہیں یہ وہ حضرات ہیں جن کو ہم نے اپنے دوران تعلیم میں پڑھانے اور دین کے کام میں لگتے ہوئے دیکھا ہے، جن کے تقوی و طہارت میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے اکابر باوجود ضعف و نقاہت کے اس کام میں لگتے ہیں اور آج بھی ان کی علمی و عملی جدوجہد اور روحانی توجہ سے یہ کام پھیل رہا ہے، ایسی بابرکت تحریک سے ہمارے علماء کی غفلت اور ذہن کا صاف نہ ہونا بڑی حرماں نصیبی کی بات ہے۔

میں اس سلسلہ میں حسب ذیل مشورہ دینا چاہتا ہوں:-

(۱) مقامی تبلیغی جماعت کی غلطیوں یا لغزشوں کو اس تحریک کی غلطی نہ سمجھا جائے

(۲) اس تحریک کے بارے میں اگر کوئی خبر ملے اس کی تحقیق کی جائے، اس پر دھیان نہ دیا جائے، بہتر یہ ہوگا کہ مقامی تبلیغی کارکنوں سے اس شک کو رفع کرلیا جائے

(۳) اس تحریک کا لٹریچر خاص طور پر حضرت مولانا الیاسؒ کی سوانح حیات، آپ کے ملفوظات اور اس سلسلے میں جو نئے نئے لٹریچر سامنے آرہے ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے، حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی اور حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کی تحریریں خاص طور پر پڑھی جائیں۔

(۴) اس سلسلے میں حضرت شیخ الحدیث، حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور

دوسرے اکابرین سے تحریک کو سمجھنے کے لئے مسلسل خط وکتابت کی جائے، اور اشکالات ان کے سامنے پیش کئے جائیں اور ذہن صاف کرلیا جائے اگر ایسا کیا گیا تو اس عظیم تحریک کی برکات سے ہم لوگ محروم نہیں رہیں گے، اور برما میں اس تحریک کے پھیلنے اور پھیلانے میں ہم اپنا حصہ ادا کرسکیں گے۔

تبلیغی کام میں علماء کی ضرورت

حضرات!

میں تسلیم کرتا ہوں کہ گزشتہ دو تین سال سے مقامی تبلیغی جماعت اور علماء میں بُعد اور بیگانگی رہی ہے، اس تحریک کے بعض افراد کی لغزشوں کی وجہ سے یقیناً آپ سب حضرات کے دل میں بدگمانی ہوسکتی ہے لیکن، اے حضراتِ محترم! یہ سب کچھ افراد کی غلطیاں ہیں، تحریک کا قصور کوئی نہیں، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ ان ہی حالات کی وجہ سے علماء کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تحریک میں شریک ہوں تاکہ آئندہ ایسی غلطی نہ ہو، ہندوستان کی تبلیغی جماعت کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ ایک تو اس تحریک کے بانی حضرت مولانا الیاسؒ نے اپنی زندگی میں اس کام کو چلایا۔ آپ کے بعد آپ کے جانشین اور خلف الصدق مولانا محمد یوسفؒ نے تحریک کو بحسن وخوبی چلایا (اور اب حضرت کی وفات کے بعد حضرت مولانا انعام الحسن صاحب ہیں) حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کے مشوروں کی روشنی میں کام ہوتا ہے اس کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں علماء کرام اس کام میں لگے ہوئے ہیں، اگر برما میں بھی بڑی تعداد میں علماء کرام اس تحریک میں شامل ہوجائیں تو تمام خامیاں دور ہوسکتی ہیں اور یہ تحریک بہت آگے بڑھ جائے گی۔

علماء کی شرکت کا فائدہ

حضرات علمائے کرام!
ایک اور وجہ بھی ہے، جس کی وجہ سے جمعیۃ العلمار کے اراکین کو اس کام میں حصہ لینا چاہیئے، وہ یہ ہے کہ اس وقت برما میں تبلیغی جماعت کا کام چند ایک بڑے شہروں میں ہو رہا ہے، بڑے شہروں میں بھی وہ علاقے جہاں غیر ملکی مسلمان رہتے ہیں یا وہ مسلمان جو پہلے غیر ملکی تھے اور اب وہ برمی سٹیزن بن گئے ہیں، ان میں یہ تحریک چل رہی ہے لیکن وہ علاقے جہاں قدیم برمی مسلمان آباد ہیں (جن کی مادری زبان برمی ہے) ان میں اس تحریک کو فروغ نہیں ہو رہا ہے، اگر علمار اس کام میں لگ گئے تو اپنے اثر و رسوخ سے) ان دیہاتوں، بستیوں، اور ان علاقوں میں بھی یہ تحریک پہنچ جائے گی جہاں صرف برمی جاننے والے مسلمان آباد ہیں جمعیۃ العلمار کے مبلّغین اور اراکین جب برمی زبان میں یہ پیام اُن کے گھروں تک پہنچائیں گے تو یقیناً ملک کی مسلم آبادی کا بہت بڑا اور کارآمد علاقہ اس تحریک میں شامل ہو جائے گا۔

مجلسِ دعوۃ الحق اور تبلیغی جماعت میں فرق

حضرات!
مجھے اجازت دیجیے کہ اس سلسلہ میں ایک اور غلط فہمی بھی رفع کر دوں، وہ یہ کہ بعض علمار کا خیال ہے کہ جمعیۃ علمار برما کی زیر نگرانی میں چند علمار تبلیغی کام کر رہے ہیں، جن کو باقاعدہ تنخواہ و اخراجات اور الاؤنس جمعیۃ کی طرف سے

دی جاتی ہے، جن کا کام ہی تبلیغ ہے تو پھر آپ تدریس، درس، افتار و تصنیف میں لگے ہوئے علمار کو کیوں تبلیغی جماعت میں بلا رہے ہیں ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جمعیۃ علمار یرما کی زیر نگرانی چند علمار جو تبلیغی کام کر رہے ہیں، یہ کام حضرت حکیم الامت مولانا **اشرف علی** تھانوی قدس سرہٗ العزیز کے "مجلس دعوۃ الحق" کے اصول کے مطابق ہو رہا ہے، جس میں صرف علمار تبلیغ کے لئے نکلتے ہیں، مگر یہ کوئی مستقل تحریک نہیں، بخلاف اس کے تبلیغی جماعت دراصل ایک تحریک ہے جو فرد اور جماعت کی اصلاح کے لئے چلائی گئی ہے۔

جس کے اصول دوسرے ہیں، یہ عوامی رابطہ کی تحریک جس میں ہر مسلمان شامل ہو سکتا ہے، اس لئے جمعیۃ علمار کی تبلیغ کے علاوہ تبلیغی جماعت میں بھی علمار کو کام کرنا چاہیے۔ اس سے ملک کو دوہرا فائدہ اور مسلمانوں کو دو طرفہ دینی کام اور اپنی زندگی کے لئے آمادہ کیا جا سکے۔

علمار سے دوسری درخواست

حضرات علمائے کرام ! اس سلسلہ میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں زبانی طور پر اپنے دوستوں، شاگردوں کو آمادہ کرنا چاہئے وہ اس کام کے لئے وقت کی قربانی دیں، اس لئے کہ آپ حضرات کے وعظوں تقریروں، خطبوں میں اس جماعت کی تائید کی وجہ سے عوام میں اعتماد پیدا ہوتا ہے، اس وقت بہت سے مسلمان اس وجہ سے تحریک میں حصہ نہیں لے رہے ہیں کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ مساجد کے امام اور دوسرے علمائے کرام

اس تحریک کو پسند نہیں کرتے اس لئے وہ تحریک میں حصّہ نہ لینے کے لئے بہانہ بناتے ہیں ۔ اس لئے خطباتِ جمعہ کی تقریروں میں اور نجی صحبتوں میں عوام کو ترغیب دینی چاہیئے تاکہ لوگ جوق در جوق اس کام میں شامل ہوں، اور عوام جو پہلے ہی سے دینی کاموں میں شرکت کرنے سے گریز کرتے ہیں وہ علماء کی عدم شرکت کو مثال نہ بنا سکیں۔

تمام شعبوں کی طرح تبلیغ کی ضرورت

تیسری چیز مجھے علماء کرام سے یہ عرض کرنی ہے کہ آپ حضرات اس کام میں وقت نکالیں اور قربانی دیں، بے شک آپ جو کام کر رہے ہیں وہ نہایت ضروری ہے اور اس کے ضروری ہونے میں ہمیں کوئی شک نہیں، چاہے مسجدوں کی امامت ہو یا مدارس کی درس و تدریس یا قرآن کی تفسیر، ترجمہ و تصنیف ہو یا جلسوں میں وعظ و ارشاد، سب کے سب دین کے شعبے ہیں، لیکن آج اس بات کی ضرورت ہے کہ گھر گھر جاکر مسلمانوں کو اللہ کے دین کی طرف بلایا جائے، ذاتی طور پر ان کے اندر دین سے دلچسپی پیدا کرائی جائے، دین کی فکر اور آخرت کی رغبت ان کے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے ایک ایک فرد سے ملاقات کرکے ان کو تیار کیا جائے کہ وہ دین کے لئے قربانی دیں ، اس کام کے لئے تبلیغی جماعت سے بہتر کام کا اور کوئی طریقہ نہیں، اس لئے آپ حضرات کو اس کام میں پورے طور پر حصہ لینا چاہیئے ، مرکزی جمیعۃ العلماء کے ارکین کے علاوہ مشائخ کے

۵۱ شریک نہ ہونا۔

یہی سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ مختلف دعوی ہے کسی اور طریقہ کی طرف

خود وہ کتنا ہے میں کیوں نہ ہو مسلکی دلچسپی سے نہیں

اراکین کو اس کام میں پوری تندہی سے حصہ لینا چاہئے۔

دین سے بے رغبتی

یقین مانئے آج ہمارے ملک کو جس قدر عوامی طور پر دینی کام کرنے والوں کی ضرورت ہے برما کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی لاحق نہیں ہوئی، آج ہمارے ملک میں جس پیمانہ پر دین سے فرار، بغاوت اور ارتداد کے واقعات پیش آرہے ہیں وہ آپ حضرات سے پوشیدہ نہیں، مسلم نوجوانوں، طالب علموں، تاجروں سرکاری ملازموں، کسانوں اور مزدوروں اور عام لوگوں میں جس طرح دین سے بے رغبتی پائی جارہی ہے اس پر ہمیں اور آپ کو صبر وخاموشی سے نہیں بیٹھنا چاہئے، عوام کو دین سے قریب لانے کے لئے اس وقت ہمیں دن رات کام کرنے کی ضرورت ہے، اور یہ تبلیغی جماعت کی تحریک ایسی تحریک ہے جس کی وجہ سے ہم ایک ایک فرد کی اصلاح کرسکتے ہیں اور دین کے قریب لا سکتے ہیں، اس کی وجہ سے ایک عام دینی بیداری پیدا ہوسکتی ہے اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں میں نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا بلکہ اس کی وجہ سے پوری دینداری پیدا ہوگی، تاجروں اور دنیاداروں کے بچے دین سیکھیں گے، دنیا میں منہمک اور کاروبار میں لگے ہوئے لوگ دینی مرکزوں کی طرف آئیں گے، گھروں کے اندر عورتوں میں دین سے دلچسپی اور عمل کرنے کا ذوق پیدا ہوگا، اخلاق اسلامی ہوجائیں گے، چہرے مہرے، وضع قطع اسلامی ہوجائیں گے، چہروں پر داڑھیاں، پیشانیوں پر سجدہ کے نشان، زبان پر ذکر اللہ کا تسلسل، دلوں میں خدا کا یقین اور ایمان کی دولت پیدا ہوجائیگی۔

طلباء کیلئے اس تحریک کی ضرورت

حضرات! آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ بچے جو عربی مدارس میں تعلیم پاتے ہیں ان میں مغربی تہذیب اور مغربی لباس کا ذوق پیدا ہو رہا ہے۔ ایسے میں اگر ان کو بھی تبلیغی تحریک میں شامل کر دیا جائے تو یہی بچے داعیانہ جذبے اور پورے اسلامی اخلاق کے ساتھ نمودار ہوں گے، اس تحریک سے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے مغرب زدہ نوجوانوں میں اسلامی روح پیدا ہو رہی ہے، ان کے ظاہر و باطن کو بدل ڈالا ہے، زندگی کا طرز بدل گیا، ان کے سوچنے کا ڈھنگ بدل ڈالا، یہاں تک کہ چند دنوں میں وہ بھی اس بھٹی میں رہنے کے بعد کندن بن کر نکلے۔

آخری مطالبہ

حضرات محترم! اب پس و پیش کرنے کا وقت نہیں، اٹھئے اور اس کام کے لئے نکلئے اور اس کے لئے قربانی دیجئے۔ اس کے لئے اپنی صلاحیتوں کو صرف کیجئے اور اس کے لئے اپنے آپ کو پورے طور پر آمادہ کیجئے۔ اور مکمل سپردگی کے جذبے کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام میں لگائیے۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ؕ

والسّلام علیکم ورحمۃ اللہ

(وسیم پرنٹنگ پریس دیوبند)